نفسیاتی مسائل

سوال: میں جس غم کا شکار ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے۔ ان دنوں کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں جو بے حد خوبصورت تھے۔ پھوپھی کا بیٹا مجھے پسند کرتا تھا۔ بہانے بہانے سے تحائف بھیجتا تھا۔ چھوٹی چھوٹی چیزیں ہوتی تھی مگر ان میں محبت نظر آتی تھی۔ احساس ہوتا تھا کہ کسی کے لیے میں سب سے اہم ہوں۔ کوئی ہے جو صرف میرے بارے میں سوچتا ہے۔ امی نے اس کو محض اس لیے ناپسند کردیا کہ اس کے پاس کوئی کام نہیں تھا۔ وہ مجھے بتاتا تھا کہ کوشش کررہا ہے۔ امی کہتی ہیں کہ جب کام کرے گا تو سوچیں گے۔ دو سال ہوگئے ہیں اس بات کو۔ اسے کام نہیں ملا۔ اب مجبوراً میرے سارے رابطے بھی ختم ہوگئے مگر خوشی کا احساس اس سے بچھڑنے کے غم کے ساتھ ہے۔

جواب: کچھ حقیقتیں ایسی ہیں جن پر ہم سب یقین رکھتے ہیں، جیسے سچائی کی جیت، محنت میں عظمت یا پھر تکبر کا انجام برا وغیرہ۔ ہم عمل کریں یا نہ کریں مگر ان کی حقیقت کو ماننے سے انکار نہیں کریں گے۔ ان ہی میں سے ایک حقیقت یا سچائی یہ بھی ہے کہ زندگی کے فیصلوں میں وقتی راحت نہیں بلکہ مقصد دیکھا جائے۔ جو جذبہ آج خوشی دے رہا ہے وہ کل بدلتی ہوئی زندگی کی ضروریات کا مقابلہ نہیں کر پائے گا اور وقت بھی پلٹ کر نہیں آئے گا۔ اسی طرح آپ بھی اپنی توجہ بامقصد کاموں کی طرف رکھئے، جیسے پڑھنا لکھنا، خود کے لیے نئے تجربات سیکھنا، جو آگے چل کر بہت کام آئیں گے۔ وقت کے ساتھ بہت سے نئے واقعات وتجربات ہوں گے جو آپ کو اچھائی کا احساس دلائیں گے، یوں بے مقصد رشتوں اور جذبات کو پال کر اپنی صلاحیتوں کو بڑھنے سے مت روکیں۔

کیا ملائم سنگھ یادو کو غلامانہ ذہنیت کے اظہار پر مجبور کیا گیا؟

یہ ان کی سیاسی موت کا شاخسانہ ہے!

عبدالعزیز

ملائم سنگھ یادو کو ملک میں اور خاص طور پر اتر پردیش میں جو سیاسی ترقی ہوئی اور جس تیزی کے ساتھ ہوئی اس میں ان کی جدوجہد اور ان کے کردار سے کہیں زیادہ دوسروں کا کردار اور جدوجہد شامل ہے۔ چودھری چرن سنگھ کانگریس کی مخالفت میں اور کسانوں کی حمایت میں اتر پردیش کے سب سے بڑے لیڈر ہوگئے تھے اور پھر ترقی کرتے کرتے وزیر اعظم کے عہدے تک پہنچے۔ اگر چہ ان کی حکومت چند مہینے میں ختم ہوگئی اور ان کو پارلیمنٹ کے اجلاس کا بھی سامنا کرنے کی نوبت نہیں آئی، مگر وہ اتر پردیش کے بڑے لیڈروں میں شامل ہوگئے۔ ان کے سیاسی چیلوں میں اکثر و بیشتر ملائم سنگھ یادو کا نام آتا تھا۔ اس زمانے میں ملائم سنگھ یادو کا نمایاں شخصیتوں میں شمار نہیں ہوتا تھا لیکن جب کانگریس کے خلاف وی پی سنگھ کی تحریک چلی اور ان کی تحریک کامیاب ہوئی تو کامیابی کے بعد اتر پردیش میں وی پی سنگھ (وشوناتھ پرتاپ سنگھ) کی وجہ سے ملائم سنگھ کا ستارہ چمکا اور بہار میں لالو پرساد یادو کا۔ وی پی سنگھ غریبوں کے صحیح معنوں میں مسیحا تھے اور منڈل کمیشن کی سفارشات کو انھوں نے جاتے جاتے لاگو کیا تھا۔ ملائم سنگھ، وی پی سنگھ کی مدد اور کوشش سے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے لیکن جب چندر شیکھر اور وی پی سنگھ میں سے ملائم سنگھ کو کسی ایک کو چننا تھا تو ملائم سنگھ نے وی پی سنگھ کا ساتھ چھوڑ دیا اور اس طرح یہ ملائم سنگھ کی پہلی سیاسی بے وفائی تھی۔

رام مندر کی تحریک کے موقع پر انھوں نے کارسیوکوں پر کس پس منظر میں گولی چلائی تھی یا چلوانے پر مجبور ہوئے تھے آج بھی بہت واضح نہیں ہے لیکن اس کی وجہ سے مسلمانوں میں ملائم سنگھ کی غیر معمولی شہرت ہوگئی تھی۔ بی جے پی نے بھی یوپی میں ملائم سنگھ یادو کو اپنا خاص دشمن بنالیا تھا جس کی وجہ سے یادو اور مسلمانوں کا ووٹ ملائم سنگھ کو ایک زمانے تک ملتا رہا۔ ملائم سنگھ نے مسلمانوں کیلئے کچھ کیا ہو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ محض مسلمانوں کو خوش کرنے کیلئے بی جے پی کے خلاف شدت کے ساتھ بولتے تھے اور مسلمان بھی اسی وجہ سے ان پر مرمٹتے تھے۔ ان کی یا ان کے بیٹے کی جو آخری حکومت اتر پردیش میں ہوئی ہے اس میں لگ بھگ ڈھائی سو فرقہ وارانہ فسادات ہوئے۔ مظفر نگر کا فساد بہت ہی سنگین تھا جس میں مسلمانوں کے تیس بتیس گاؤں صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ دو ڈھائی سو لوگ شہید ہوئے اور لگ بھگ 70 ہزار فساد زدگان بے گھر اور بے یارومددگار ہوئے۔ دو ڈھائی سال تک جاڑے اور گرمی میں اپنے بیوی بچوں کو لے کر فساد زدگان کیمپوں میں زندگی گزارتے رہے۔ بارش کے زمانے میں ہوا اور طوفان کی زد میں رہتے تھے۔ ملائم سنگھ یادو اور ان کے مشیر کار و خوشامدی امر سنگھ جن کا فلمی دنیا سے تعلق ہے وہ ایکٹر اور ایکٹریس کو اسی زمانے میں لکھنؤ میں لاتے تھے اور ملائم سنگھ جن کو لوگ 'نیتاجی' کہتے ہیں ان کی سالگرہ دھوم دھام سے مناتے تھے اور کروڑوں روپیہ ان کی سالگرہ پر پانی کی طرح بہایا جاتا تھا لیکن کیمپوں میں جو بچے اور بچیاں تھیں انھیں اسکول جانے تک کی اجازت نہیں تھی؛ بلکہ ملائم سنگھ اور ان کے لوگ چڑاتے تھے کہ یہ لوگ کیمپوں میں کانگریس کے دباؤ سے ٹکے ہوئے ہیں۔ ملائم سنگھ کی حکومت مسلم نواز سمجھی جاتی تھی لیکن نہ تو مصیبت زدگان کی گھر واپسی ہوئی اور نہ ہی ان کو ان کی جائیدادیں دی گئیں اور جو گاؤں یا بستیاں جلادی گئیں یا لوٹ لی گئی تھیں ان کو وہاں بسایا نہیں گیا۔

کہنے کو تو اتر پردیش میں اکھلیش سنگھ یادو کی حکومت تھی لیکن حقیقت میں پردے کے پیچھے ملائم سنگھ اور ان کے چہیتے بھائی شیوپال یادو حکومت کرتے تھے۔ اکھلیش کو حکومت کرنے کی نہ کھلی چھوٹ تھی اور نہ اپنی مرضی سے وہ کچھ کرسکتے تھے۔ اتر پردیش میں جب بھی سماج وادی پارٹی کی حکومت ہوئی ملائم سنگھ یادو کی وجہ سے فرقہ وارانہ فسادات بھی ہوئے اور غنڈوں اور بدمعاشوں کا دور دورہ بھی ہوا۔ اسی لئے کنواری مایاوتی کہا کرتی تھیں کہ ملائم سنگھ یادو غنڈہ ہے اور اسی کے راج میں غنڈوں کا راج ہوتا ہے۔ یہ بات حقیقت کے خلاف نہیں تھی۔ کانگریس کے زمانے میں بھی ان پر بہت سے الزامات تھے جس کی وجہ سے وہ سی بی آئی کی وجہ سے ڈرتے تھے۔ جب نریندر مودی کا زمانہ آیا تو وزیر اعظم ہونے کے بعد یوگی ادتیہ ناتھ کی رسم حلف وفاداری کے اجلاس میں لکھنؤ آئے تو ملائم سنگھ یادو نے اسٹیج پر ٹی وی کے سامعین اور حاضرین کی پرواہ کئے بغیر ملائم سنگھ نے نریندر مودی سے سرگوشی کی۔ جس کا بہت دنوں تک چرچا رہا۔ کچھ لوگوں نے یہ لکھا کہ ملائم سنگھ نے مودی سے اپنے تحفظ اور سلامتی کیلئے سرگوشی کی ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ ملائم سنگھ نے مودی سے التماس کیا کہ میرے بیٹے کا خیال رکھنا۔ جب اکھلیش سے پوچھا گیا کہ نیتاجی نے مودی جی سے کیا کہا؟ تو اکھلیش نے کہا کہ نیتاجی جانے اور مودی جی جانے۔ مجھے کچھ معلوم نہیں اور نہ میں نے کچھ سنا اور نہ جاننے کی کوشش کی۔ ملائم سنگھ کی بے وفائیاں اور خلاف ورزیاں اور اس طرح کی سرگوشیاں بہت سی ہیں جو ایک لمبی داستان ہے۔ لیکن کچھ باتیں ایسی ہیں جو شاید بھلائی نہیں جاسکتیں۔

ملائم سنگھ یادو اور ممتا بنرجی کے درمیان صدر جمہوریہ کیلئے تین ناموں پر اتفاق پر ہوا منموہن سنگھ، گوپال کرشن گاندھی اور سومناتھ چٹرجی۔ لیکن دوسرے ہی دن ملائم سنگھ بدل گئے اور انھوں نے اعلان کیا کہ اگر کانگریس کی طرف سے کوئی سیاسی شخصیت امیدوار ہوتا ہے تو وہ اس کی حمایت کریں گے۔ نتیش کمار جو آج ملائم سنگھ یادو کیلئے تعریفی کلمات کا اظہار کررہے ہیں بہار کے عظیم اتحاد کے موقع پر انھوں نے ایک بیان میں کہا تھا کہ لکھنؤ میں کانگریس، سماج وادی پارٹی، جے ڈی یو اور آر جے ڈی کی میٹنگ تھی۔ اتر پردیش اور بہار کے اتحاد کیلئے ملائم سنگھ یادو کو لیڈر بھی چن لیا گیا تھا لیکن عین موقع پر وہ لکھنؤ کی میٹنگ میں نہیں آئے اور دوسرے روز بیان دیا کہ بہار میں بی جے پی کو کوئی ہرا نہیں سکتا۔ اس پر نتیش کمار نے ان کی بیوفائی پر بہت کوسا تھا۔ اب ملائم سنگھ یادو ہیں جو گزشتہ روز لوک سبھا کے سولہویں اجلاس کے آخری دن اپنی مٹی پلید کرتے ہوئے مودی کے چرنوں میں نہ جانے کیوں گرنے پر مجبور ہوئے؟ سماجوادی پارٹی کے لیڈر اعظم خان کا بیان ہے کہ ان سے مودی کے حق میں دباؤ ڈال کر بیان دلوایا گیا۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ملائم سنگھ یادو خود بہروپیا ہیں اور ان کے جو دوست امر سنگھ ہیں وہ سیاسی دلال ہیں۔ دونوں کی جوڑی کبھی بھی پاور سے الگ سے رہنا نہیں چاہتی۔ یہ فیصلہ دونوں کی رضامندی سے ہوا ہوگا اور دونوں مودی حکومت سے قریب رہنے کے خواہاں ہوں گے۔ ممکن ہے کہ ملائم سنگھ کو سی بی آئی کا بھی ڈر ہو۔ ملائم سنگھ نے یہ بیان ایسے موقع پر دیا جب اتر پردیش میں سماج وادی کے لیڈروں اور کارکنوں پر لاٹھی چارج کیا جارہا تھا اور ان کو مارا پیٹا جارہا تھا اور ان کی گرفتاریاں ہورہی تھیں۔ اس سے ایک روز پہلے اکھلیش سنگھ یادو کو الہ آباد یونیورسٹی کے طلبہ کے پروگرام میں جانے سے الہ آباد ایئرپورٹ پر روک دیا گیا تھا۔ ملائم سنگھ یادو کو شاید معلوم نہیں ہے کہ وہ کس پارٹی میں ہیں بی جے پی میں ہیں یا سماج وادی پارٹی میں ہیں یا اپنے چھوٹے بھائی کی نوزائیدہ پارٹی میں ہیں۔ انھوں نے ایک طرح سے یہ ظاہر کردیا کہ وہ اور ان کے بھائی کی پارٹی بی جے پی کی بی ٹیم میں شامل ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اتر پردیش کی اسمبلی کے گزشتہ انتخاب سے پہلے چچا بھتیجا کی لڑائی میں ملائم سنگھ اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ تھے۔ اس لڑائی میں باپ اور چچا دونوں کو بری طرح شکست ہوئی۔ ایم پی، ایم ایل اے اور سماج وادی پارٹی کے ممبران و کارکنان چالیس افراد کو چھوڑ کر سب نے اکھلیش کا ساتھ دیا جس کی وجہ سے چیف الیکشن کمشنر نے سماج وادی پارٹی کے انتخابی نشان کو ملائم سنگھ کے بجائے ان کے بیٹے اکھلیش سنگھ یادو کے حق میں فیصلہ کیا۔ اس شکست فاش سے یہ سمجھا جارہا تھا کہ شاید وہ اپنے بیٹے کے سخت خلاف ہوجائیں گے اور اسمبلی کے انتخاب میں بیٹے کی مخالفت کریں گے لیکن ان کو اپنی وقعت معلوم ہوگئی تھی کہ اس وقت ان کو بی جے پی بھی گھاس ڈالنے کو تیار نہیں تھی اور بیٹا نے بھی منہ موڑ لیا تھا۔ اب جبکہ اتر پردیش میں ان کے بیٹے اکھلیش کی زبردست کوششوں سے بی جے پی کے خلاف اتحاد ہوا ہے تو اس اتحاد کو کمزور کرنے کیلئے لوک سبھا کے آخری اجلاس میں ملائم سنگھ یادو نے نہایت احمقانہ تقریر کی۔ ان کا یہ کہنا کہ اجلاس میں جو سارے لوگ شامل ہیں وہ پھر سے منتخب ہوکر لوک سبھا کی زینت بنیں اور نریندر مودی جو سب کو ساتھ لے کر چلے وہ دوبارہ وزیر اعظم کی کرسی پر جلوہ افروز ہوں۔ پہلی بات تو کوئی بیوقوف ہی کہہ سکتا ہے کہ لوک سبھا کے جو ممبران ہیں بہت سے جو بدعنوانیوں میں مبتلا ہیں اور بہت سے لوگوں کے خلاف فوجداری کا مقدمہ دائر ہے اور کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھوں نے اپنے حلقہ انتخاب میں کوئی کام ہی نہیں کیا جس میں خود ملائم سنگھ یادو بھی شامل ہیں۔ سب کیلئے ملائم سنگھ کی تمنا اور آرزو ہے کہ دوبارہ لوک سبھا میں چن کے آئیں۔ اسے حماقت اور بیوقوفی کے سوا کیا کہا جاسکتا ہے۔

دوسری بات جو نریندر مودی کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ وہ اپنے زمانۂ وزارت میں سب کو ساتھ لے کر چلے ہیں۔ یہ اس وقت کا سب سے بڑا سفید جھوٹ ہے؛ کیونکہ نریندر مودی کی وجہ سے پورے ملک میں انارکی پھیلی ہوئی ہے۔ ہندو اور مسلمانوں میں سنگین قسم کی منافرت پائی جاتی ہے۔ ہجومی تشدد کے نام پر روز بروز دہشت گردانہ واقعات ہوتے ہیں۔ پولس افسر تک کو دن دہاڑے قتل کردیا جاتا ہے اور ریاست کا نالائق وزیر اعلیٰ اسے حادثے سے تعبیر کرتا ہے۔ کسی کی جان جائے آپ کی ادا ٹھہری کے مصداق یہ بات ہے۔ پولس افسر کے گھر میں رونا پیٹنا تھا، افسر کی بیوی بیوہ ہوگئی، بچے یتیم ہوگئے۔ اس پر یہ کہا جارہا ہے کہ یہ حادثہ ہوا۔ دو تین مہینے تک خاص مجرم یوگیش راج پولس کی گرفت سے محض اس لئے باہر تھا کہ اس کا تعلق بجرنگ دل سے تھا۔ جس ریاست میں ایسی صورت حال ہو اس کا سابق معمر وزیر اعلیٰ اس ریاست کے موجودہ وزیر اعلیٰ کے سرپرست کی یعنی نریندر مودی کی واپسی کی دعا کررہا ہے اور بالواسطہ یوگی ادتیہ ناتھ کو بھی ان کی جارحانہ سیاست اور سرگرمیوں کیلئے آشیرواد دے رہا ہے، میرے خیال سے ملائم سنگھ کے تابوت میں یہ آخری کیل تھی۔ ان کی سیاسی موت اسی وقت ہوچکی تھی جب اپنے بیٹے سے انھوں نے ہار تسلیم کرلیا تھا اور یہ کہہ دیا تھا کہ وہ اپنے جوان بیٹے کے خلاف کوئی سیاست نہیں کریں گے۔ اب ایک طرح سے ان کی سیاست کا کوئی معنی اور مطلب نہیں۔ اس لئے کہ ان کا دماغی توازن شاید صحیح نہیں ہے۔

• اسکول ومدارس • SCHOOL & MADARIS • اسکول ومدارس •

اورینٹل ایجوکیشن سوسائٹی (معاشرہ) میں جلسہ تقسیم اسناد

OES
ORIENTAL EDUCATION SOCIETY'S
CONVOCATION CEREMONY 2019"
MBA/MMS

اورینٹل ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام چلنے والے تعلیمی ادارے سان پاڑہ کالج آف کامرس اور ٹیکنالوجی کالج آف مینجمنٹ، کالج آف فارمیسی، کالج آف ایجوکیشن، کالج آف لاء میں جلسہ تقسیم اسناد کی تقریب واشی سڈکو بھون واشی نوی ممبئی میں گزشتہ دنوں منائی گئی۔ جس میں ۴۰۰ طلباء وطالبات کو اسناد سے نوازا گیا۔ تعلیمی ادارے کے سرپرست اور رہنما سابق وزیر تعلیم پروفیسر جاوید خان اور مینجنگ ڈائریکٹر معزز وسیم خان کی زیر نگرانی میں تعلیمی ادارے کا مقصد، تعلیم کی اہمیت جیسے موضوعات سے طالبات کو زندگی کی راہ میں چلنے کے متعلق جیسے موضوعات پر روشنی ڈالی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی جسٹس سندیپ کاشی ناتھ، ڈاکٹر وئے کماراواتے، نکل جونا کر، ڈاکٹر حیدر کرار، ڈاکٹر سریش اکراناڈے، ڈاکٹر چندر حانوس چوہان، ڈاکٹر کارونا گپتا کے زیر اہتمام طالبات کو اسناد سے نوازا گیا۔ اورینٹل ایجوکیشن کے پرنسپل، اساتذہ اور طالبات نے اس تقریب کو بہت ہی کامیابی کے ساتھ انجام دیا۔

اسسٹنٹ پروفیسر نصرت جہاں

محسن احمد اردو پرائمری وہائی اسکول میں عالمی یوم ریڈیو منایا گیا

گزشتہ دنوں رانی لکشمی بائی مہیلا کلیان منڈل اورنگ آباد زیر انصرام محسن احمد اردو پرائمری وہائی اسکول بشیر کالونی روشن گیٹ اورنگ آباد میں عالمی یوم ریڈیو منایا گیا۔ اس موقع پر طلباء کو معلومات فراہم کی گئی کہ ہر سال دنیا بھر میں ۱۳ رفروری کو اقوام متحدہ کے ذیلی ادارے یونیسکو کے تحت منایا جاتا ہے، جس کا مقصد بین الاقوامی سطح پر ریڈیو کی اہمیت بین الثقافتی و بین اللسانی فوائد اور عوام میں اس کے استعمال کا شعور اجاگر کرانا ہے۔ اس دن کو عالمی یوم ریڈیو کے طور پر منانے کے لیے یونیسکو کی جنرل کانفرنس نے اپنے چھتیسویں اجلاس منعقدہ ۲۵ ر اکتوبر، ۱۰ رنومبر ۲۰۱۱ء پیرس میں اپنی قرارداد نمبر 36/63 کے ذریعے ہر سال ۱۳ رفروری کو یہ دن منانے کی قرارداد منظور کی اور اس دن کو منانے کی ابتداء ۲۰۱۲ء میں ہوئی۔ اس طرح کی معلومات خان محمد یاسر صدر مدرس نے طلباء کو دی بعد ازاں پروجیکٹر پر نعمان احمد نے ریڈیو کی ڈاکومینٹری فلم بتائی اور ریڈیو سے متعلق معلومات پر روشنی ڈالی، اس موقع پر اسکول تعلیمی کمیٹی کے صدر محسن احمد موجود تھے۔

الحراء اسکول میں سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ کے موقع پر

گزشتہ دنوں الحراء اردو پرائمری و ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج میں سالانہ جلسہ منایا گیا۔ جلسے کی صدارت مرزا ذاکر بیگ نے کی۔ معزز مہمانان نگرسیوک خان مطلوب سردار، نگرسیوک ابوسفیان، یعقوب بھائی نگرسیوک، خان اشرف نگرسیوک (منا بھائی) طارق فاروقی، خان عابد (ماما) کے علاوہ دیگر مہمانان شریک جلسہ رہے۔ ادارے کے چیئرمین خان عابد منصف نے گل پیشی اور شال پوشی کرکے مہمانوں کا استقبال کیا۔ دوپہر تین بجے سے رات دس بجے تک طلبہ وطالبات نے مختلف ڈرامے، قوالی، گیت، غزل، حرکاتی گیت وغیرہ پیش کرکے اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ ساتھ ناظرین وسامعین کو لطف اندوز کیا۔ تقریب کے اختتام پر اسکول کے صدر مدرسہ خان نور جہاں عابد نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ بحسن و خوبی اختتام پزیر ہوا۔

آل تھانہ اسلامی تحریری مقابلہ میں
میونسپل اسکول نمبر 99 بھیونڈی کو اول انعام تفویض

انجمن تعمیر اخلاق بھیونڈی

بھیونڈی: انجمن تعمیرِ اخلاق کے زیرِ اہتمام آل تھانہ اسلامی تحریری مقابلہ گزشتہ دنوں صلاح الدین ایوبی اسکول بھیونڈی میں رکھا گیا۔ جس میں بھیونڈی کی تقریباً ۲۶ اسکولوں نے شرکت کی تھی۔ مقابلہ بہت مشکل تھا مگر میونسپل اسکول نمبر ۹۹ کے محنت کش ٹیچرس نے کوئز مقابلہ کی تیاری عمدہ انداز میں کروائی نتیجہ یہ نکلا کہ اسکول ھذا کی ہونہار طالبہ تیلی رخسار لال محمد جو ہفتم جماعت میں زیر تعلیم ہے مقابلہ میں اول انعام کی حقدار رہی۔ اس پر مسرت موقع پر اسکولی اسٹاف وصدر مدرس نے تیاری کروانے والے ٹیچر خالد عبدالصمد شیخ سر اور طالبہ کو دلی مبارکباد پیش کی۔ ساتھ ہی سی آر سی ۱۱ کے ذمہ دار وکیندر پرمکھ پٹھان ابرار سر نے بھی فاتح اسکول کو مبارکباد پیش کی۔

انجمنِ اسلام اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس
میں سیرۃ النبیؐ کا پروگرام

انجمنِ اسلام اکبر پیر بھائی کالج آف کامرس اینڈ اکنامکس میں گزشتہ دنوں سیرت النبیؐ انٹر کالجیٹ تقریری مقابلہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں انجمنِ اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر اسحاق قاضی، انجمن اسلام ہائر بورڈ کی چیئر پرسن یاسمین سیف اللہ، کالج کے انچارج پرنسپل پروفیسر محمد طاہر، مہمانِ خصوصی مولانا ابوظفر حسان ندوی اور تمام اساتذہ کرام اور ہمارے طلباء ومہمانان نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید، حمد باری تعالیٰ، نعتِ پاکؐ اور آخر میں ترانہ انجمن سے کیا گیا۔

پرنسپل پروفیسر محمد طاہر نے اپنی استقبالیہ تقریر میں مہمانان اور جج صاحبان کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے اس پروگرام کی افادیت واہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مقصد اپنے طلباء میں اخلاقی وانسانی قدروں کو بحال کرنا اور برقرار رکھنا ہے تاکہ ہمارا ہونہار نوجوان پڑھنے لکھنے کے بعد صارفیت کا شکار، مطلب پرستی اور خودغرض نہ بنے بلکہ اخلاص و اخلاق، ایثار وقربانی، ہمدردی اور شرافت کے زیور طبع سے آراستہ ہوکر خود بھی ترقی کرے اور انسانیت کو پروان چڑھائے۔ اس لیے اگر یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ ہمارے اس پروگرام کا مقصد انسان اور انسانیت دونوں کی باہمی ارتقاء ہے۔ اُنھوں نے مزید فرمایا کہ ہمارا کالج ممبئی کا وہ پہلا کالج ہے جس نے سیرت النبیؐ انٹر کالجیٹ تقریری مقابلہ کا اہتمام وانعقاد کیا اور بعد میں دوسرے کالجوں نے بھی ہماری تقلید کرتے ہوئے اپنے پروگراموں کو سیرت النبیؐ سے زینت اور طہارت بخشی، جس سے یہ پیغام عام ہوتا ہے کہ سرکار ختمی مرتبتؐ کی سیرتِ طیبہ صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں بلکہ ساری انسانیت کا سرمایہ افتخار ہے۔ آج جب ہم اس پروگرام کا انعقاد کررہے ہیں تو آپکا یہ ادارہ اپنے قیام کے الحمدللہ ۵۰ برس مکمل کرچکا ہے۔

ڈاکٹر ظہیر اسحاق قاضی نے کالج کے قیام کے ۵۰ برس مکمل ہونے پر انجمنِ اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اس کا نام ہے انجمنِ اسلام۔ جس سے اس کا مقصد بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر وہ جدید علوم جو انسان اور انسانیت کے لیے ضروری اور کردار و معاشرہ سازی کے لیے لازمی ہے، اسے ہندوستان کے ہر شہری کو عمومی طور پر اور مسلمانوں کو خصوصی طور پر فراہم کرایا جائے۔ سیرت النبیؐ کے حوالے سے تعلیم نسواں کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے موصوف نے فرمایا کہ سرکارِ دو عالمؐ کی پہلی زوجہ اُم المومنین حضرت خدیجہؓ خاتون ہونے کے باوجود بھی صبح قیامت تک تاریخ میں اپنے کارناموں کو ملکہ تجارت کے نام سے درج کرا چکی ہیں۔ صدرِ انجمن نے اُم المومنین حضرت عائشہؓ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو تقریباً ۱۲ ہزار احادیثِ مبارکہ ازبر تھی۔ اس لیے سیرتِ طیبہؐ کا ایک اہم ترین پہلو یہ بھی ہے کہ ہم تعلیم نسواں کی اہمیت کو سمجھیں، آپؐ کی سیرتِ طیبہؐ سے ہمیں یہ Inspiration ملا ہے کہ آپ کا ادارہ انجمنِ اسلام آج اس کالج کے ۵۰ ویں سالگرہ کے موقع پر لڑکیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لیے ڈگری کالج بنانے جارہا ہے۔ سینئر نائب صدر مشتاق انتولے اور چیر پرسن یاسمین سیف اللہ او ر دیگر اراکین اس طرح کے پروگرام کے انعقاد کے لیے برابر کوشاں رہتے ہیں۔

عالم دین مولانا ابوظفر حسان ندوی نے اپنی عارفانہ تقریر میں عشق رسالتؐ اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ آج ہمیں چاہیے کہ اپنے اخلاق کی بلندی، کردار کی پاکیزگی اور گفتار میں نرمی اور سچائی سے اغیار تک اسلام کا صحیح پیغام پہونچائے، کیونکہ اخلاقِ نبیؐ ہی دینِ کی زبان اور تعلیم واصلاح کا بہترین وسیلہ ہے۔ امسال اس مقابلہ میں ۸ ٹیموں نے حصہ لیا اور بہترین تقریریں کی۔ جس میں انجمن اسلام سیف طیب جی گرلز ہائی اسکول وجونیئر کالج ممبئی اور انصاری فرید میموریل گرلز انگلش ہائی اسکول وجونیئر کالج نے یک بعد دیگر پہلا اور دوسرا انعام جیتا اور بابائے قوم یوسف پٹیل ٹرافی حاصل کی۔

کالج کی سیرت کمیٹی کے چیرمین ڈاکٹر شکیل احمد نے سیرتِ طیبہؐ پر آیاتِ قرآنی سے روشنی ڈالتے ہوئے بہترین تعارف پیش کیا اور موضوعات کی اہمیت، وقتِ حاضر میں سیرتِ طیبہؐ کی عظمت و افادیت پر سیر حاصل گفتگو کی اور انسانی ضرورت کی تکمیل کے لیے اسے اپنانے پر زور دیا کیونکہ یہی وہ نسخہ الہیہ ہے، جس میں بلکتی ہوئی انسانیت کا مرہم موجود ہے۔ موصوف نے اپنی شاندار نظامت سے پروگرام کے حسن کو مزید فروغ بخشا۔ کالج کے پروفیسر سلیم جمیل خان نے رسمِ شکریہ ادا کیا۔

اقرا اردو ہائی اسکول سالار نگر میں تقسیم انعامات اور رسم اجراء

اقرا ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر انصرام اقرا اردو ہائی اسکول سالار نگر جلگاؤں میں تقسیم انعامات اور رسم اجراء کا پروگرام اقرا سوسائٹی کے صدر ڈاکٹر عبدالکریم سالار کی صدارت میں عمل میں آیا۔ پروگرام کے آغاز سے پہلے تبسم مس اور محمد جذلان شیخ ہارون (جماعت نہم) نے حب الوطنی گیت 'اے میرے وطن کے لوگوں۔۔۔' گا کر پلواما میں شہید ہوئے CRPF کے جوانوں کو خراج عقیدت پیش کی گئی۔ پروگرام کی شروعات ریحان کھاٹک کی تلاوت قرآن سے کی گئی۔ مہمانوں کا تعارف اور استقبال اسکول ھذا کے صدر مدرس ڈاکٹر ہارون بشیر نے پیش کی۔ اس موقع پر بطور مہمانان خصوصی اقراء سوسائٹی کے سکریٹری عبدالغفار ملک، اسکول کمیٹی کے چیئرمین ایس ایم ظفر، ڈاکٹر اقبال شاہ، عبدالرشید شیخ سر، ڈاکٹر ماجد انصاری ممبئی، انصاری شکیل محمود (ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس) جلگاؤں، عبدالنبی باغبان، امین الدین بادلی والا، عبدالعزیز سالار، حبیب پٹیل بطور مہمان خصوصی موجود تھے۔

ڈاکٹر ماجد انصاری ممبئی کی کتاب اچھی عادتیں بری عادتیں کا رسم اجراء عبدالغفار ملک کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ اسی موقع پر پنجم تا دہم کے طلبہ کو گزشتہ جماعتوں میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر انعامات سے نوازا گیا۔ نیز مارچ 2018 میں دسویں جماعت میں 90% سے زائد نمبرات حاصل کرنے والے پہلے چھ طلبہ کو نقد انعام اور ٹرافی دے کر حوصلہ افزائی کی گئی۔ یہ انعامات ڈاکٹر عبدالکریم سالار، عبدالغفار ملک، ایس ایم ظفر، عبدالعزیز سالار، عبدالمجید ذکریا، ظفر شیخ، ڈاکٹر طاہر، حبیب پٹیل، افضل خان ان حضرات نے ٹرافی اور خطیر رقم دے کر طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ ڈاکٹر ماجد انصاری نے کہا کہ مجھے بہت خوشی ہورہی ہے کہ میری کتاب کا اجرا اس اسکول میں ہوا۔ طلبہ کو اگر بری عادتیں معلوم ہو جائیں تو خودبخود وہ اچھی عادتوں کو اپنا لیتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر انکم ٹیکس انصاری شکیل محمود نے طلبہ کی رہنمائی کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہمیں کچھ کرنا ہے تو اس کے مقاصد کا تعین کرنا اور محنت کرنا لازمی ہے۔ تبھی ہم اچھے مقام پر پہونچ سکتے ہیں۔ خوابوں کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں۔ تعلیم حاصل کرنے لیے اور مقابلہ جاتی امتحانات کے لیے روپیوں کی نہیں، بلکہ محنت لگن کی ضرورت ہوتی ہے۔ عبدالغفار ملک نے کہا کہ ہمیں حب الوطنی کے متعلق رہنمائی کی اور ہمیں پڑھنے لکھنے کے ساتھ ساتھ عمل پر زور دینا چاہیے۔ آخر میں صدارتی خطبہ میں ڈاکٹر عبدالکریم سالار نے تمام انعام یافتہ طلبہ کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اس کے آگے بھی ہمیں ترقی کرنا ہے اور ترقی کرنے کا ایک ذریعہ مقابلہ جاتی امتحانات بھی ہے مزید انھوں نے طلبہ کی رہنمائی کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ پروگرام کی نظامت ثنا مہرین اور نفیس مس نے کی، جبکہ رسم شکریہ ذاکر خان سر نے ادا کیے۔ پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے صدر مدرس ڈاکٹر ہارون بشیر، ناصر سر، ریاض سر، عبدالقیوم سر، جاوید سر، انیس سر، رضوان سر، افسر سر، فرحت مس، محفوظہ مس، منیبہ مس، نصرت مس، یاسمین مس، ریشما مس محسنہ مس کے ساتھ ساتھ غیر تدریسی عملے کے نور اقبال اور عبدالرزاق، عرفان خان حسرت آپا اور نسیم آپا کا تعاون رہا۔ (انیس شیخ)

ہم نشیں کے زیر اہتمام پہلا فی البدیہ اردو تقریری مقابلہ
برائے اساتذہ کا شاندار انعقاد

بھیونڈی: گزشتہ دنوں شہر کے نوجوان اور پرجوش اساتذہ پر مشتمل نو تشکیل تنظیم 'ہم نشیں' کے زیر اہتمام پہلا فی البدیہہ اردو تقریری مقابلہ برائے اساتذہ رئیس ہائی اسکول کے اردو بسیرا ہال میں منعقد ہوا۔ جس میں بھیونڈی، ممبئی، مالیگاؤں، دھولیہ اور جالنہ سے تقریباً ۱۸ قابل اور کہنہ مشق مقررین نے حصہ لیا اور اپنی تقاریر پیش کیں۔ پروگرام کی صدارت معروف شاعر، ادیب اور صدر شعبہ اردو برہانی کالج ڈاکٹر قاسم امام نے فرمائی۔ محمد رفیع انصاری (شاعر وانشائیہ نگار) فاروق سید (مدیر ماہ نامہ گل بوٹے)، ڈاکٹر سکینہ خان (صدر شعبہ فارسی، ممبئی یونیورسٹی) بطور مہمانِ خاص شریک رہے۔ ڈاکٹر مصدق پٹیل (اعزازی جنرل سکریٹری کوکن مسلم ایجوکیشن سوسائٹی) نے اس مقابلہ کا افتتاح فرمایا جبکہ مشتاق رضا بونجکر (افسانہ نگار وانشائیہ نگار)، امتیاز خلیل (معروف صحافی) اور یاسین اعظمی (رکن مجلسِ مشاورت بال بھارتی) نے بطور منصف اپنے فرائض انجام دیے۔ ڈاکٹر مصدق پٹیل نے کہا کہ 'اس طرح کے بہت سارے ثقافتی پروگرام ہوتے ہیں مگر اساتذہ کے لیے بہت ہی کم پروگرام ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے تنظیم ہم نشیں قابلِ مبارکباد ہے جس نے اساتذہ کو اتنے شاندار پروگرام کا مرکز بنایا۔'' بھیونڈی کے صحافی، مصنف، خطاط، معالج مرحوم ڈاکٹر ریحان انصاری سے معنون اس پروگرام میں ظفر عالم خان ڈاکٹر ریحان انصاری کو خراج پیش کرتے ہوئے ہم نشیں کی جانب سے تعزیت نامہ پیش کیا۔ ججوں کے متفقہ فیصلے سے پہلے انعام کا حقدار مومن شائستہ محمد صابر (لیکچرر صمدیہ جونیئر کالج) قرار دیا گیا۔ دوم ساجد انور (لیکچرر رئیس ہائی اسکول و جونیئر کالج) کو حاصل ہوا۔ تیسرے مقام پر رفیع الدین فقیہ بوائز ہائی اسکول کی استانی صوبی نمیر پٹیل نے بازی ماری جبکہ عقیل احمد عاقل (معلم بھیونڈی میونسپل کارپوریشن اسکول نمبر ۹۸) اور سلیم اختر علیم اختر (اینگلو اردو ہائی اسکول، دھولیہ) نے حوصلہ فزائی کا اول اور دوم انعام حاصل کیا۔ اس موقع پر ہم نشیں کی جانب سے شہر کے بزرگ شاعر اور استاد الاساتذہ شاکر ادیبی کی علمی، ادبی اور تعلیمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کی خدمت Life Time Achivement award پیش کیا گیا۔ ساتھ ہی ہم نشیں کا خوبصورت لوگو تیار کرنے والے معلم عمران شیخ (رئیس ہائی اسکول وجونیئر کالج) کی خدمت میں ہم نشیں کی جانب سے مومینٹو پیش کیا گیا۔ پروگرام کی کامیاب نظامت ہم نشیں کے سکریٹری سرفراز مرکر نے فرمائی جبکہ مہمانان کا تعارف اور استقبال کا فریضہ ہم نشیں کے خازن عامر اصغر قریشی نے انجام دیا۔ مقیم انصاری صدر ہم نشیں نے نئی تشکیل شدہ تنظیم ہم نشیں کا تعارف پیش کیا۔ ظفر عالم کے شکریہ پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

مدثر حسین: اعلیٰ تعلیم یافتہ، اکاؤنٹنٹ، سوشل ورکر وصحافی
انھوں نے معذوری کو نہ کبھی مجبوری سمجھا اور اسے نہ کبھی بیساکھی کے طور پر استعمال کیا

مالیگاؤں: عصر حاضر کے حالات حضرت انسان کیلئے رنج والم کا باعث ہے۔ تعلیم، روزگار، تجارت، شناخت کے جھمیلوں میں انسان اتنا الجھ گیا ہے کہ اسے خود کی بھی خبر نہیں ہے۔ انسان اپنے مسائل کا پٹارہ لیے ابدی سفر کی سمت رواں دواں ہے۔ جس کے بوجھ تلے وہ دبتا ہی چلا جارہا ہے۔ ایسے میں وہ خود کو لاغر ومعذوری کی کیفیت میں مبتلا سمجھتا ہے۔ ایسے پر آشوب دور میں اگر کوئی واقعی قدرتی طور پر معذور ہو تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے وہی جانتا ہے۔ مگر معذوروں میں بھی چند افراد ایسے ہوتے ہیں۔ جو اپنی اس کمزوری پر اعصابی طور پر مثبت رویہ اختیار کرتے ہیں۔ اپنے حوصلوں اور عزم محکم عمل پیہم کی بناء پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوالیتے ہیں۔ ایسی ایک شخصیت کو ہم آپ کے روبرو پیش کر رہے ہیں جو ۹۰ رفی صد دونوں پیروں سے معذور ہیں۔ مدثر حسین شبیر احمد (عرف مدثر رضا بھائی) کی پیدائش ۲۶ رجون ۱۹۸۹ء میں بالے سیٹھ کمپاؤنڈ، رمضان پورہ مالیگاؤں میں ہوئی۔ موصوف کے والد پیشے سے پاورلوم مزدور اور والدہ جمیلہ بانو گھریلو خاتون ہیں۔ بنیادی تعلیم ایم جے پری پرائمری اردو اسکول (منیار جماعت خانہ)، دسویں ٹی ایم ہائی اسکول بعد ازاں گیارہویں تا گریجویشن اور ماسٹر کی ڈگری کامرس فیلڈ میں سٹی کالج مالیگاؤں سے حاصل کی۔ شروع سے ہی پڑھائی میں دلچسپی رہی اور بارہویں جماعت میں ایم ایس جی کالج کے زیر اہتمام ریاستی سطح پر منعقدہ تقریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ اس مقابلہ کا عنوان 'بھارت کا امریکہ سے ایٹمی معاہدہ' تھا۔ نیز مہمان خصوصی ویلاس راؤ دیشمکھ اس وقت کے مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ تھے۔ اس تقریری مقابلہ میں انھیں اعزاز سے نوازا گیا۔ دوران تعلیم 'گریجویشن' میں این ایس ایس میں بڑھ چڑھ کر سماجی کاموں میں آگے آگے رہتے ہوئے اپنی قابلیت کی بنیاد پر مسلسل دو سال 'بیسٹ اسٹوڈنٹ ایوارڈ' سے نوازا گیا۔ اسی طرح سے سٹی کالج کی جانب سے منعقدہ سمینار بعنوان 'ریسرچ اینڈ میتھاڈولوجی آف کامرس' میں شرکت کی۔ سال ۲۰۱۸ء میں شعبہ صحافت میں پوسٹ گریجویشن ڈپلومہ مولانا آزاد اردو یونیورسٹی حیدرآباد سے مکمل کیا۔ ٹی ایم ہائی اسکول سے جاری کردہ 'تعلیمی مرکز' نامی اخبار سے لکھنا شروع کیا۔ جسکے مدیر رحمانی سلیم اور رحمانی جمیل کی سرپرستی میں صحافتی فیلڈ میں تربیت حاصل کی۔ موصوف نے بتایا کہ فی الحال وہ سیلف اکاؤنٹنگ سے مربوط ہیں۔ کمپیوٹر فیلڈ میں مہارت رکھتے ہیں ساتھ ہی طلبہ کو کمپیوٹر سوفٹ ویئر کورسیس کی ٹریننگ بھی دیتے ہیں۔ دوسری جانب مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری میں جدوجہد بھی کررہے ہیں۔ وہیں دوسری جانب سماجی کاموں میں ہمہ وقت مصروف رہتے ہوئے شعبہ صحافت میں بھی اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ انھیں مالیگاؤں فیسٹیول میں ''اپنی مٹی سونا'' ایوارڈ سے نوازا گیا۔ صحافتی کورس مکمل کرلینے کے بعد 'مالیگاؤں کلب' کی جانب سے خاص مبارکباد پیش کی گئی۔ نیز مالیگاؤں کی مختلف سماجی، تعلیمی، دینی وفاحی تنظیموں کی جانب سے انھیں کا استقبال واعزاز بھی کیا گیا۔ (عبداللہ انصاری)

مہاراشٹرا اکادمی کے ڈراما فیسٹیول میں
ڈراما 'خواب ہی تو ہے' کی کامیاب پیش کش

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کی جانب سے ناگپور میں منعقدہ، پانچ روزہ اردو ڈراما فیسٹیول میں سر سید مائنیر یٹی ملٹی پرپز سوسائٹی کی جانب سے معروف انشائیہ نگار محمد اسد اللہ کا یک بابی ڈراما 'خواب ہی تو ہے' پیش کیا گیا۔ رشوت خوری اور مختلف اداروں میں پائی جانے والی بدعنوانیوں کو اس ڈرامے میں فنکارانہ طور پر بے نقاب کیا گیا۔ اس ایب سرڈ ڈرامے میں بیشتر مقامی اداکاروں نے غیر اردو داں ہونے کے باوجود، فرشتے، منی چنگیز خاں، ڈاکٹر قتیل شفائی، تماشائی اور چائے والے کے کرداروں کو بخوبی نبھایا اور دادِ تحسین حاصل کی۔ فرشتوں کی عدالت میں مرزا غالب کی حاضری اور ڈرامے کے درمیان تماشائی کی مداخلت کے مناظر کے بے حد سراہا گیا۔ اس ڈرامے میں جاوید حسین، ایان قاضی، روہت کٹرے، آشو کھتری، وکاس، ہمانشو، وبھومنیش اگاشے اور ستیم نے اداکاری کے جوہر دکھائے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی کے اس ڈراما فیسٹیول میں ممبئی، بھیونڈی مالیگاؤں، شولاپور اور ناگپور کے ڈراما گروپس نے تقریباً ۲۷ ڈرامے پیش کئے۔ اس موقع پر اکادمی کے سکریٹری شعیب ہاشمی اور دیگر اراکین موجود تھے۔ (محمد سعید اللہ)

خواجہ غریب نواز اردو پرائمری اسکول کو بین المدارس
ڈرائنگ مقابلہ میں دوم انعام تفویض

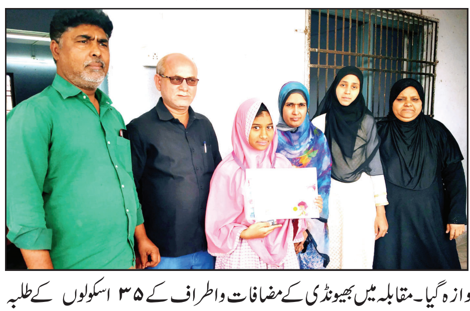

النور اردو پرائمری اسکول بھیونڈی کے زیرِ انصرام آل بھیونڈی' بین المدارس ڈرائنگ مقابلہ' منعقد کیا گیا۔ جس کا جلسہ تقسیمِ انعامات میں طالبہ کو دوم انعام سے نوازہ گیا۔ مقابلہ میں بھیونڈی کے مضافات واطراف کے ۳۵ اسکولوں کے طلبہ نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ حصّہ لیا۔ اس مقابلہ میں خواجہ غریب نواز اردو پرائمری اسکول کی چہارم جماعت کی طالبہ شیخ ریحانہ رفیق نے بھی بہترین تیاری کے ساتھ حصّہ لیا۔ چونکہ مقابلہ ڈرائنگ کا تھا لہٰذا ٹیچرس نے بہترین انداز میں طالبہ کی رہنمائی کی، ڈرائنگ کو مزید خوبصورت کس طرح سے بنایا جائے، رنگوں کی آمیزش اور ڈرائنگ کے دیگر اصول وضوابط سے بھی آشنا کروایا نتیجہ یہ نکلا کہ طالبہ نے ڈرائنگ مقابلہ میں مکمل خود اعتمادی کے ساتھ حصّہ لیا اور ڈرائنگ بنا کر دوّم انعام حاصل کیا۔ قریشی افسری تبسّم مس نے طالبہ کی بہترین رہنمائی کی۔ اس موقع پر شیخ نیلوفر مس (ہیڈ مسٹریس)، شیخ اسمٰعیل فخرالدین (ادارہ ھذا۔ سکریٹری)، شیخ اختر احمد بخش اللہ اور شیخ عبدالطیف بابا (چیئر مین کے جی این پرائمری اسکول) نے اساتذہ اور طالبہ کو مبارکباد پیش کرکے خوشی کا اظہار کیا۔ (شیخ زبیر عبدالعلیم)